

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے امام حسنؑ  
کو روضہ رسول میں دفنانے نہ دیا۔ اور ان کی لاش پر تیر  
پھینکے تھے،

# تحفہ تحفیر

جلد سوم

محقق اسلام شیخ الحدیث الحاج علامہ

محمد علی نقشبندی  
بزاز

بانی، جامعہ رسولیہ شیرازہ



## طعنِ روم

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے امام حسنؑ  
کو روضہ رسول میں دفنانے نہ دیا۔ اور ان کی لاش پر تیر  
پھینکے تھے،

امام حسن رضی اللہ عنہ کا جب وقت وصال قریب آیا۔ تو انہوں نے اپنے  
خورد بھائی حضرت، امام حسین رضی اللہ عنہ کو بلایا اور وصیت فرمائی۔ کہ مجھے رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مقدسہ میں دفن کیا جائے اور اگر میری اس وصیت  
پر عمل کرنے میں لوگ رکاوٹ ڈالیں۔ تو پھر حنیت البقیع میں دفن کر دینا۔ اس وصیت  
کے بعد جب امام حسن رضی اللہ عنہ کا وصال ہو گیا تو بنو امیہ نے حضرت عائشہ  
صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو کہا۔ کہ حسن (رضی اللہ عنہ) کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
کے روضہ میں دفن نہ کرنے دیا جائے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کی بات  
مان لی اور گدھے پر سوار ہو کر آئیں اور امام حسن رضی اللہ عنہ کے جنازہ پر تیر پھینکے۔  
دفتہبی الاعمال جلد اول ص ۲۴۴-۲۴۵

در بیان وصیت نامہ امام حسنؑ

مندرجہ بالا مضمون سے معلوم ہوا کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو چونکہ  
اہل بیت سے انتہائی دشمنی تھی جس کی بنا پر انہوں نے بنی امیہ کے کہنے پر امام حسن  
رضی اللہ عنہ کو روضہ رسول میں دفن کرنے کی اجازت دینے کے بجائے ان کی  
لش پر تیر پھینکے۔

جواب۔ اعتراض اور طعن کرنے والوں کی ہمیشہ سے یہ عادت رہی ہے

اپنے مقصد کی عبارت ڈھونڈ کر مخالف پراعتراض دے مارا۔ نہ اس کے سیاق  
سباق کو دیکھا اور نہ واقعات کی صحیح ترجمانی کی۔ یہی کچھ اس اعتراض اور ظن میں  
کیا گیا۔ مذکورہ واقعہ کی تفصیل یوں ہے۔

نبی امیرؐ کو اس بات کا شدید صدمہ تھا۔ کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ  
کے شہید کرنے کے بعد ان کی نعش کو توجنت البقیع میں بھی نہ دفنایا گیا۔

بلکہ باغیوں کی شرارت کی وجہ سے جنت البقیع سے باہر دفن ہوئے۔ جب

امام حسن وصال فرماتے ہیں اتواھنوں نے اس بات پر بھی اصرار کیا کہ امام حسن  
کو روضہ رسولؐ میں ہرگز دفن نہ کیا جائے اور یہ حقیقت ہے کہ نبی امیرؐ اس

وقت برسرِ انتظار تھے۔ امام حسن رضی اللہ عنہ کو اس بات کے کچھ اشارات معلوم تھے۔

کہ نبی امیرؐ مجھے روضہ رسولؐ میں دفن نہیں ہونے دیں گے۔ اسی لیے آپ نے وصیت

فرمائی کہ مجھے وہیں دفنایا جائے اور اگر کوئی مزاحمت ہو یا مخالفت ہو۔ تو

پھر صبر کرتے کی کوئی ضرورت نہیں۔ خون خرابہ نہ ہونے پائے۔ اور مجھے اپنی

والدہ کے پہلو میں جنت البقیع کے اندر دفن کر دینا۔

واقعات بتلاتے ہیں کہ جب امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جسدِ خاکی کو روضہ

رسولؐ میں دفنانے کی بنی ہاشم تیار کر رہے تھے تو مردان آیا اور اسی موضوع پر بات

چیت میں تلخی پیدا ہو گئی اور معاملہ مار کھائی تک پہنچا نظر آیا۔ اس دوران حضرت ابوہریرہ

رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور دونوں فریقوں میں جوابی کہ دیا۔ اس کے بعد حضرت

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبو ہاشم کو فرمایا کہ امام حسن رضی اللہ عنہ کی وصیت کے

دوسرے حصہ کے مطابق ان کی والدہ ماجدہ کے قریب جنت البقیع میں دفن کر

دیا جائے۔

آپ نے واقعہ کی حقیقت پڑھی۔ اس میں کہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے

منع کرنے اور روضہ رسول میں دفنانے سے انکار کرنے کا کہیں نام رخشان بھی نہیں ملتا۔ بلکہ اس کے برعکس ام المومنین رضی اللہ عنہ نے تو روضہ رسول میں دفنانے کی اجازت دے دی تھی مگر بنو امیہ کی مخالفت کی وجہ سے امام حسن رضی اللہ عنہ روضہ رسول میں دفن نہ ہو سکے۔ اس میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا کیا قصور تھا جس پر ان کے خلاف آواز اٹھائی جا رہی ہے۔

مذکورہ حقیقت پر دونوں فریق (شیعہ، سنی) کی عبارات

۱۔ بخارہ امام حسن رضی اللہ عنہ کے متعلق اہل سنت کی عبارت

الکامل فی التاریخ۔

فَاسْتَأْذَنَ الْحُسَيْنُ عَائِشَةَ فَأَذْنَتْ لَهُ  
فَلَمَّا تَوَقَّى آرَادَ وَادَفَنَتْهُ عِنْدَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَمْرُضْ  
إِلَيْهِمْ سَمِيعُ بْنُ الْعَاصِ وَهُوَ الْأَمِيرُ  
فَقَامَ مَرُوانُ بْنُ الْحَكِيمِ وَجَمَعَ بَيْنَ أُمَّيَّةَ  
وَشَيْبَةَ كُهُمُ وَامْتَعَ عَنْ ذَلِكَ فَسَأَرَ إِدَا  
الْحُسَيْنِ الْإِمْتِنَاعَ فَنُزِلَ لَهُ إِنَّ أَخَاكَ  
قَالَ إِذَا خِفْتُمُ الْفِتْنَةَ فَخِفِي مَتَابِرِ  
الْمُسْلِمِينَ وَهَذِهِ فِتْنَةٌ فَسَكَتَ  
وَصَلَّى عَلَيْهِ سَمِيعُ بْنُ الْعَاصِ فَقَالَ  
لَهُ الْحُسَيْنُ لَوْلَا أَنَّكَ سَأَلْتَهُ لَمَّا

تَرَكْنَاكَ تَسْلِي عَلِيٍّ .

(الکامل فی التاریخ لابن اثیر جلد ۲ ص ۱۶۷)

ذکر ذوات الحسن بن علی مطبوعہ بیروت

ترجمہ :- امام حسین رضی اللہ عنہ نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اجازت

طلب کی کہ امام حسن کو بعد از دس سال روزہ رسول میں دفنانے دیا جائے

ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے اجازت دے دی۔ پھر جب حضرت امام حسن کا دس سال

ہو گیا تو احباب نے انھیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دفنانے کا

ارادہ کیا۔ حضرت سعید بن عاص نے کوئی ۲۱ برسے میں عرض نہ کیا۔ حالانکہ

وہ امیر مدینہ تھے۔ یہ دیکھ کر مروان اٹھا۔ اس کے ساتھ بنی امیہ اور ان

کے ساتھیوں کی ایک بہت بڑی جماعت بھی کھڑی ہو گئی۔ ان سب نے

مل کر رکاوٹ ڈالی۔ اس کے بعد امام حسین رضی اللہ عنہ نے مقابلہ کرنے

کی ٹھانی۔ لیکن انہیں بتلایا گیا کہ آپ کے بھائی بزرگوار نے یہ بھی وصیت

کی تھی کہ اگر فتنہ و فساد کا خطرہ ہو تو جنت البقیع میں دفن کر دینا اور آپ

دیکھ رہے ہیں کہ حالات خطرناک تو رہے ہیں۔ ان حالات میں امام حسین

رضی اللہ عنہ نے خاموشی اختیار فرمائی۔ امام حسن رضی اللہ عنہ کا جنازہ حضرت

سعید بن عاص نے پڑھایا۔ انھیں امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

فرمایا کہ اگر ہر پتھر مسنونہ نہ ہوتا کہ جنازہ کا امام حاکم و امیر وقت

ہو، تو میں آپ کو ان کا جنازہ نہ پڑھانے دیتا۔

البدایہ والنہایہ۔

اِنَّ الْعَسْوَةَ بِمَنْسُورَةٍ قَدْ عَايَشْتَهَا فِي ذٰلِكَ

فَأَذِنَتْ لَهُ نَقَاتِمَاتٌ لَيْسَ  
 الْحُسَيْنِ السَّلَاحَ وَ تَسْلِيحَ بَسُو  
 أُمَّيَّةً وَ قَاتِلُوا لَا تَدْعُهُ بِيَدٍ مِّنْ  
 مَّعَ رَسُولِ اللَّهِ (ص)، أَيُّذَنْ عَشْمَانُ  
 بِالْبَيْتِيعِ وَ بِيَدٍ مِّنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ  
 فِي الْحَجْرَةِ فَلَمَّا عَافَ النَّاسُ  
 وَ شَرُّوعَ الْفِتْنَةِ أَشَارَ سَعْدُ بْنُ أَبِي  
 وَ مَشَارِ وَ أَبُو مُرَيْزَةَ وَ جَابِرُ  
 وَ ابْنُ عَمْرٍ عَلَى الْحُسَيْنِ الْآلِ  
 يُسَاتِلُ فَمَا مَثَلٌ وَ دُفِنَ أَنَّهُ  
 فَكْرِيْبًا مِّنْ قَبْرِ أُمَّيَّةِ بِالْبَيْتِيعِ  
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ .

البدایہ والنہایہ لابن کثیر جلد ۱ ص ۴۴

سنہ تسع واربعین ملبوعہ بیروت ۱۰

ترجمہ: امام حسن رضی اللہ عنہ نے اپنے مائے سے ہیں۔ دفتہ رسول کے  
 اندر دفنانے کی اجازت۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے  
 مانگی۔ مانی صاحبہ نے اجازت دے دی۔ پھر جبہ ان انتقال  
 ہو گیا۔ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہتھیار چھینے۔ ادھر نواہیہ  
 بھی سرگ ہو گئے، اور کہنے لگے، ہم امام حسن کو روضہ رسول میں  
 ہرگز دفن نہیں کرنے میں گئے۔ کیا یہ انصاف ہے کہ عثمان غنی تو  
 جنت البقیع میں مدفون ہوں اور حسن بن علی حجرہ مبارکہ میں

دفنائے جایگی۔ لوگوں نے جب فتنہ فساد کے آثار دیکھے تو حضرت سعد بن ابی وقاص، ابوہریرہ، جابر اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم نے امام حسین رضی اللہ عنہ کو اشارہ کیا کہ جگہ اچھوڑو۔ امام حسین نے ان حضرات کی بات مان لی۔ ان کے بھائی امام حسن کو ان کی والدہ کے قریب جنت البقیع میں دفنایا گیا۔

### تاریخ الخلفاء

فَلَمَّا مَاتَ آتَى الْحُسَيْنُ إِلَى أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ  
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَتْ  
نَعَمْ وَكَرَامَةً فَمَنْعَهُمْ مَرَوَانَ  
فَلَيْسَ الْحُسَيْنُ وَمَنْ مَعَهُ السَّلَاحُ  
حَتَّى رَدَّهٗ أَبُو هُرَيْرَةَ بِمَعْدُونِ  
بِالْبَقِيعِ إِلَى جَنَبِ أُمِّهِ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهَا.

(تاریخ الخلفاء للسیوطی ص ۱۹۳ وفات الحسن)

بن علی۔ مطبوعہ مصر)

ترجمہ: جب امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وصال فرمایا تو ان کے بھائی حسین حضرت عائشہ صدیقہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور روضہ رسول میں دفنانے کی اجازت طلب کی ام المؤمنین نے برغبت و رضا اجازت مرحمت فرمادی۔ مردان نے امام حسین کے اجباب کو وہاں دفنانے سے منع کیا۔ اس پر امام حسین

اور ان سے سابقہ پورا کرنے میں اختیار اٹھایا۔ تاکہ مقابلہ کیا جائے۔  
لیکن حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے امام حسین کو سمجھایا  
بجھایا۔ پھر انھیں امام حسن ان کی والدہ کے قریب جنت البقیع  
میں دفنایا گیا۔

## کتاب اہل سنت کی عبارات سے مندرجہ ذیل امور

ثابت ہوئے۔

- ۱- حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے امام حسین رضی اللہ عنہ کو برضا و رغبت  
اس بات کی اجازت دے دی کہ امام حسن رضی اللہ عنہ کو روضہ رسول  
میں دفن کر سکتے ہیں بلکہ اس کو مبارک سمجھا۔
- ۲- سردان اور اس کے معاونین نے یہ گوارا نہ کیا کہ عثمان غنی تو جنت البقیع  
میں مدفون ہوں اور حسن بن علی روضہ رسول میں دفنائے جائیں۔
- ۳- امام حسن کی وصیت میں متبادل یہ وصیت بھی تھی کہ بصورت فتنہ و  
فساد مجھے اپنی والدہ کے ساتھ جنت البقیع میں دفن کر دینا۔
- ۴- امام حسن رضی اللہ عنہ کی ناز جنازہ حضرت سعید بن العاص نے پڑھائی  
اور یہ اجازت امام حسین ہوئی۔ امام حسین نے اسی پر اس موقع پر کہا۔  
چونکہ حاکم وقت ارشادات نبوی کے مطابق نماز کی امامت کا سب سے  
زیادہ حقدار ہوتا ہے اگر یہ بات نہ ہوتی تو میں تمہیں اپنے بھائی کی نماز  
جنازہ کی امامت نہ کرنے دیتا۔



امام حسن رضی اللہ عنہ کے جنازہ کے متعلق کتب شیعہ  
کی عبارات۔

### الاجبار الطوال

شَمَّ قَالَ اذْفُتُوْنِي مَعَ جَدِّي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَاِنْ مُنِعْتُمْ فَالْبَقِيْعُ شَمَّ  
سُوْفِي فَتَمَعَ مَرَّوَانُ اَنْتَ سَيِّدُ فَنَنْ  
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَفِنَ  
فِي الْبَقِيْعِ .

الاجبار الطوال مصنفہ احمد بن داؤد الدروری

ص ۲۱۱ موت الحسن بن علی مطبوعہ بیروت

ترجمہ :- پھر امام حسن رضی اللہ عنہ نے وصیت کرتے ہوئے فرمایا، مجھے  
اپنے نانا جان کے پہلو میں دفن کر دینا۔ پھر اگر نہیں اس وصیت  
پر عمل کرنے سے روک دیا جائے۔ تو جنت البقیع میں دفن کر دینا۔  
پھر جب امام حسن انتقال فرما گئے تو مروان نے حضور صلی اللہ  
علیہ وسلم کے پہلو میں دفن کرنے سے منع کر دیا۔ لہذا انھیں جنت  
البعقہ میں دفنایا گیا۔

روضۃ الصفاء۔

قولی آنکہ عائشہ بو صیت جس رضا دادہ اما سعید ابن العاص کہ

والی مدینہ بود و طائفہ از عثمانیہ بمع پیش آمدند صاحب مستقسی گوید  
کہ در آن زمان حکومت مدینہ بمروان الحکم تعلق میداشت و او  
نگذاشت کہ امام حسن را پیش رسول خداوند دفن کنند و ابوحنیفہ  
دینوی نیز در تاریخ خویش ایں حرکت ناپسندیدہ را بہ مروان نسبت  
کرده است۔

۱) روضہ الصفا جلد سوم ص ۵۴۱ ذکر

وفات امام حسن۔ مطبوعہ مکتبہ

ترجمہ :- ایک قول کے مطابق حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے امام  
حسن رضی اللہ عنہ کی وصیت پر عمل کرنے کی اجازت دے دی۔ لیکن  
مدینہ کے حاکم سعید بن العاص بعد بہت سے تانیوں کے آگے بڑھے  
صاحب مستقسی کہتا ہے۔ کہ ان دونوں مدینہ کی حاکمیت۔ مروان بن  
الحکم کے پاس تھی۔ اس نے یہ اجازت نہ دی کہ امام حسن کو روضہ  
رسول میں دفن کیا جائے۔ اور ابوحنیفہ دینوری نے بھی اپنی تاریخ  
میں لکھا کہ یہ ناپسندیدہ حرکت مروان کی تھی۔

## مقاتل الطالبین

إِنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ أَرْسَلَ إِلَى عَائِشَةَ  
أَنْ تَأْذَنَ لَهُ أَنْ يُدْفَنَ مَعَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَأَلَّتْ نَعْمَ  
مَا كَانَ بَقِيٍّ إِلَّا مَوْجِعُ قَبْرِ قَاحِدٍ  
فَلَمَّا سَمِعَتْ بِذَلِكَ بَيَّتْ أُمَّيَّةَ اسْتَمَلُوا

بِالسَّلَامِ هُمْ وَبَنُو هَاشِمٍ لِيُقْتَالَ وَ  
 قَالَتْ بَنُو أُمِّيَّةَ وَاللَّهِ لَوْ يَدْفَنُ مَعَ  
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ أَبَدًا فَبَلَغَ  
 ذَلِكَ الْحَسَنَ فَأَرْسَلَ إِلَى أَهْلِهِ أَمَا  
 إِذَا كَانَ هَذَا فَلَا حَاجَةَ لِي فِيهِ  
 إِذْ فَنُونِي إِلَى جَانِبِ أُخْتِي فَاطِمَةَ  
 فَدَفِنَ إِلَى جَنْبِ أُمِّيَّةَ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا  
 السَّلَامُ.

(مقاتل الطالین لابی الفرج الاصفہانی

۵، تذکرہ حسن بن علی مطبوعہ بیروت)

ترجمہ :- امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس کسی کو بھیجا تاکہ انہیں روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں دفن کرنے کی اجازت عطا فرمائیں۔ تو انہوں نے یہ کہہ کر اجازت دے دی۔ کہ وہاں صرف ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔ وہ تم انہیں دے دو۔ جب بنو امیہ کو اس کا علم ہوا۔ تو انہوں نے نبی ہاشم کے ساتھ دنگا فساد کی مٹھان لی اور ہتھیار اٹھائے بنو امیہ نے کہا۔ خدا کی قسم ہم امام حسن کو کبھی بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ میں دفن نہیں ہونے دیں گے۔ جب یہ بات، امام حسن کو پہنچی تو انہوں نے ایک آدمی کو اپنے اقارب و اصحاب کی طرف بھیجا اور کہلا بھیجا۔ اگر معاملہ اس قدر پیچیدہ ہو گیا ہے تو مجھے وہاں نہ دفنائیں۔ بلکہ مجھے اپنی والدہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پہلو میں دفن کر دیں۔ لہذا انہیں

(جنت البقیع) والدہ کے قریب دفن کر دیا گیا۔

### ابن حدید

قَالَ أَبُو الْعَرُجِ وَفَتَدَّ رَوْعِي  
 الزُّبَيْرِيُّ بْنُ بَكَّارٍ أَنَّ الْحَسَنَ  
 عَلَيْهِ السَّلَامُ أَرْسَلَ إِلَى عَائِشَةَ أَنْ  
 تَأْذِنَ لَهُ أَنْ يَدْخُلَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَتَمَلَّتْ نَعْمَ فَلَمَّا  
 سَمِعَتْ بَنُو أُمَيَّةَ بِذَلِكَ اسْتَلَّ مُوَا  
 فِي السَّلَاحِ وَتَنَادَوْهُمْ وَبَنُو هَاشِمٍ  
 فِي التُّبَاتِ فَبَكَعَ ذَلِكَ الْحَسَنَ  
 فَأَرْسَلَ إِلَى بَنِي هَاشِمٍ أَمَا إِذَا  
 كَانَ هَذَا فَنَلَا حَاجَةَ لِي فِيهِ  
 إِذْ فَنَوُّوَنِي إِلَى جَنْبِ أَرْحَى فَتَدَّ فَنَ إِلَى  
 جَنْبِ فَطَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ۔

(ابن حدید جلد چہارم ص ۱۸۱ فی ذکر ما حدث

بعد الصلح بین معاویہ و الحسن مطبوعہ بیروت

ترجمہ ابو الفرج نے کہا کہ زبیر بن بکار نے روایت کی ہے کہ امام حسن

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

کے ہاں بھیجا۔ تاکہ وہ اجازت دیں کہ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے

ساتھ روضہ ائمہ کرام میں دفن کیا جائے۔ تو جناب صدیقہ نے اجازت دے دی۔ جب بنو امیہ کو اس کا علم ہوا تو انہوں نے ہتھیار سنبھال لیے۔ ادھر نبی ہاشم بھی مقابلے کے لیے تیار ہو گئے۔ اس کا علم جب امام جن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہوا۔ تو انہوں نے کہلا بھیجا کہ اسے نبی ہاشم اگر معاملہ ایسا بن گیا ہے۔ تو مجھے میری والدہ کے پہلو میں دفن کر دیا جائے۔ مجھے وہیں منظور ہے۔ لہذا انہیں ان کی وصیت کے مطابق جنت البقیع میں ان کی والدہ کے پہلو میں سپرد خاک کیا گیا۔

### ابن حدید

وَقَالَ وَقَدْ مَرَّ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
لِلصَّلَاةِ عَلَيْهِ سَيِّدَ بَنِي الْعَاصِ  
وَهُوَ يَوْمَئِذٍ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ  
وَقَالَ تَقَدَّمَ فَنَلَوْهَا أَتَقَالُ سَنَّهُ  
لَمَّا قَدَّمْتُكَ -

ابن حدید شرح نہج البلاغہ جلد چہارم

ص ۱۸ فی بعض مارئ الحسن مطبوعہ بیروت

ترجمہ :- راوی کہتا ہے، کہ جب امام حسین رضی اللہ عنہ نے سعید بن عاص کو امام حسن کی ناز جنازہ کی امامت کرانے کے لیے آگے کیا۔ کیونکہ ان دنوں مدینہ کا امیر یہی تھا، تو ذرا مایا، چلو بھائی نماز پڑھاؤ۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنت قائم نہ کی ہوتی کہ نماز کی امامت امیر شہر کرانے کا تو میں تمہیں آگے نہ کرتا۔

## الحاصل

اہل سنت و جماعت کی کتب سے جو امور ثابت ہوئے۔ بعینہ وہی امور اہل تشیع کی عبارات سے بھی ثابت ہیں۔ ان تمام عبارات میں یہ باتیں مشترکہ طور پر موجود ہیں۔

۱۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے امام حسن رضی اللہ عنہ کو رضی اللہ عنہ رسول میں دفنانے کی اجازت دے دی تھی۔ لیکن نبی امیہ نے مروان کی سرکردگی میں اسی پر عمل درآمد نہ ہونے دیا۔ دونوں قسم کی کتب میں اس رکاوٹ کو مروان کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔

۲۔ اہل سنت اور اہل تشیع کی کتب میں سے کسی میں بھی امام حسن رضی اللہ عنہ کو نہ دفنانے کی نسبت یا اس کا ذمہ دار حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو نہیں ٹھہرایا۔ لہذا امام حسن رضی اللہ عنہ جو رضی اللہ عنہ رسول میں دفنائے نہیں گئے۔ اس کا بار حضرت ام المؤمنین رضی اللہ عنہا پر ڈالنا قطعاً ناانصافی ہے۔ طعن کا دوسرا حصہ یہ تھا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نعش امام حسن رضی اللہ عنہ پر تیر بارے تو اس بارے میں ہم معترض کے گھر کی گواہی پیش کر دیتے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔

ابن حلیہ :-

قُلْتُ وَكَيْسَتْ فِي رِوَايَةِ يَحْيَى بْنِ  
الْحُسَيْنِ مَا يُؤَخِّدُ عَلِيَّ عَائِشَةَ  
لِإِنَّهُ لَمْ يَرَوْهَا إِسْتَنْقَرَتْ

النَّاسِ لَمَّا رَكِبَتِ الْبَعْدَ وَاسْمَا  
 الْمُسْتَفِرُّونَ هُمْ بَنُو أُمِّيَّةَ وَ  
 يَجُوزُ أَنْ تَكُونَ عَائِشَةُ رَكِبَتْ  
 لِتَسْكِينِ الْفِتْنَةِ لَا سِيَّمَا وَ قَدْ  
 رُوِيَ عَنْهَا أَنَّهَا لَمَّا طَلِبَ مِنْهَا  
 الدَّفْنَ قَالَتْ نَعَمْ فَهَذَا الْحَالُ وَ  
 الْفِتْنَةُ مَنْقَبَةٌ مِنْ مَنَاقِبِ عَائِشَةَ .

ابن حدید شرح بیح البلاغہ جلد ۳ ص ۷۱

فی بعض مارثی بہ الحسن مطبوعہ بیروت،

ترجمہ :- میں کہتا ہوں کہ سچی بن حسین کی روایت میں قطعاً وہ بات نہیں جو  
 حضرت عائشہ پر بطور الزام لگائی جاتی ہے۔ کیونکہ اس قسم کی کوئی روایت  
 نہیں ملتی جس میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ  
 آیا ہو کہ انہوں نے لوگوں کو بھگا دیا۔ حالانکہ بھگانے والے درحقیقت  
 بنو امیہ تھے (باقی زاہد معاملہ کی حضرت عائشہ فخر پر سوار کیوں ہوئیں؟  
 تو اس کا جواب ابن حدید یہ دیتا ہے) اور یہ بھی بات درست ہے  
 کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا فخر پر سوار ہونا صرف فتنہ و فساد کی  
 آگ کے ٹھنڈا کرنے کی خاطر ہو۔ خاص کر جب یہ ان سے روایت  
 نظر آتی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے امام حسن کے دفن کے  
 مطالبہ کو مان لیا تھا۔ اور روضہ رسول میں جگہ دینے کی حامی بھر لی تھی  
 تو یہ حال اور قصہ بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے مناقب میں سے  
 ایک منقبت ہے۔

ابن حدیث شیعہ نے اس مقام پر انصاف سے کام لے کر اس حقیقت کو واضح کر دیا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر یہ طعن کرنا کہ انہوں نے نقش حسن پر پتھر دوڑایا۔ بالکل غلط اور محض الزام ہے۔ الزام کی بجائے یہ واقعہ تو ان کے فضائل و مناقب بیان کرتا ہے کہ دنیا و آخرت میں سے بہترین جگہ و صنف رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اندر خالی جگہ میں امام حسن کو دفنانے کی اجازت دے رہی ہیں۔ حالانکہ اگر چاہتیں تو اپنی خاطر انکار بھی کر سکتی تھیں۔ لیکن انہوں نے اجازت مرحمت فرما کر دنیا کو دکھا دیا کہ ان کے دل میں عقیدت اور محبت اہل بیت کس قدر موجزن تھی۔ اگر کسی کے دل میں رائی بھر بھی ایمان ہو تو مذکور طعن کو وہ واقعی جھوٹ کا پلندہ ہی سمجھے گا۔

(فاعتبروا یا اولی الابصار۔)

